دل کی بات　　　　مدیر

نئے صدرِ مملکت کا انتخاب، امن وامان اور مسلم ممالک کی حالتِ زار

صدر زرداری کی مدتِ ملازمت کے اختتام کی نسبت سے نئے صدرِ مملکت کا انتخاب ۶ راگست ۲۰۱۳ء کو ہونا تھا مگر مسلم لیگ (ن) اوراس کی حلیف جماعتوں کے مطالبے پر روزہ، اعتکاف اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے ''صالح اور متقی''، بجلی چور، کرپشن میں ملوث اور جعلی ڈگریوں والے اراکینِ اسمبلی کا لحاظ کرتے ہوئے عدالتِ عظمیٰ کے تین رکنی بینچ نے صدارتی انتخاب ۳۰ر جولائی کو منعقد کرانے کا حکم صادر فرمایا۔ پیپلز پارٹی نے عدالتی فیصلے پر احتجاج کرتے ہوئے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا چنانچہ رضا ربانی صدارتی انتخاب کی دوڑ سے باہر نکل گئے۔ تحریکِ انصاف کے جسٹس (ر) وجیہہ الدین اور مسلم لیگ (ن) کے ممنون حسین کے درمیان ہونے والے مقابلے میں مسلم لیگ کے ''ممنونِ احسان'' ممنون حسین کے صدر بننے کے امکانات روشن، قوی اور یقینی ہیں۔ آپ ان سطور کا مطالعہ کر رہے ہوں گے تو ممنون حسین پاکستان کے پندرہویں صدرِ مملکت منتخب ہو چکے ہوں گے۔

ایم کیو ایم اور جے یو آئی کا مسلم لیگ (ن) کے ساتھ ''تناظر اور تحفظات'' کا سیاسی رومانس کتنے دن چلے گا، یہ لیگی قیادت کی ہمت اور استقامت پر منحصر ہے۔ تجربہ کار اور کہنہ مشق سیاسی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ''شریفین'' محرومِ اقتدار ہوں تو ان کا دماغ چالیس فیصد کام کرتا ہے اور برسرِ اقتدار ہوں تو بالکل کام نہیں کرتا بلکہ ان کی سم ہی بند ہو جاتی ہے۔ صدرِ مملکت اور گورنر پنجاب کے انتخاب کے لیے ان کے فیصلے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

پاکستان میں رائج چھیاسٹھ سالہ سیاسی روایت کے مطابق حصولِ اقتدار کے لیے عوام سے جو وعدے کیے جاتے ہیں وہ اقتدار میں آنے کے بعد پورے نہیں کیے جاتے۔ آج بھی قوم ایسی ہی افسوس ناک صورتِ حال سے دوچار ہے۔ مسلم لیگ (ن) نے لوڈ شیڈنگ کے خاتمے، امن وامان کے قیام اور مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے دعوے کیے۔ لیکن صورتِ حال پہلے سے بھی ابتر اور بدتر ہے۔ بجلی نہ ہونے کے باوجود بل کئی گنا اضافے کے ساتھ وصول کیے جا رہے ہیں۔ اور ہر روز بجلی کی قیمت میں اضافہ مستزاد ہے۔ بم دھماکوں میں بے گناہ لوگوں کی ہلاکت روزمرہ ہوگئی ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات اور خانہ جنگی جیسی خوف ناک اور ہلاکت آفریں آگ پھیل رہی ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اگر لیگی حکمرانوں کے بقول پی پی حکومت اپنے دور کے تمام مسائل کی ذمہ دار ہے تو پھر موجودہ مسائل کی تمام تر ذمہ داری نواز لیگ کی حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے۔

بم دھماکے، قتل و غارت گری، اغوا برائے تاوان، مہنگائی میں روز افزوں اضافہ، نظامِ تعلیم کی بربادی، تہذیب وثقافت کے نام پر خاندانی نظام کی توڑ پھوڑ اور عریانی وفحاشی کا فروغ، جھوٹ بد دیانتی اور لوٹ مار کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو یہ ''شریفین'' کی کمپنی چلتی نظر نہیں آتی۔ حکمران، یہود و نصاریٰ کو راضی اور خوش کرنے کی کوششوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی تھوڑی سی بھی کوشش کریں تو اللہ کی رحمت متوجہ ہوگی اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے کہ:

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لیے امن اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔'' (الانعام:۸۲)

آج مسلمان کہلاتے ہوئے دنیا کے تقریباً تمام مسلم ممالک نے اللہ تعالیٰ کی بجائے امریکہ سے اُمیدیں وابستہ کر لی ہیں۔ نتیجہ بھی سامنے ہے۔ ہمارے صدر زرداری کئی دنوں سے ملک سے باہر ہیں اور سنا ہے کہ امریکی وزیرِ خارجہ جان کیری کی آمد کی وجہ سے وہ ایک دن کے لیے پاکستان آئیں گے۔ مصر اور شام میں قتل و غارت گری اور ظلم وسفا کی کا بازار گرم ہے۔ اہلِ حق پر مظالم کی انتہا کر دی گئی ہے۔ مصر میں فوجیوں کے ذریعے اخوان المسلمون کی منتخب حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا اور اخوانی مظاہرین پر براہِ راست گولیاں برسا کر 150 افراد شہید کر دیے گئے ہیں۔ شام میں ایک ڈکٹیٹر کے بعد اس کا بیٹا دوسرا ڈکٹیٹر مسلط کر دیا گیا۔ دونوں ملکوں میں امریکہ، روس اور ان کے اتحادی ڈکٹیٹروں کے حامیوں کو اسلحہ فراہم کر رہے ہیں۔ شام میں چین بھی آمر حکومت کی مدد کر رہا ہے حتیٰ کہ ایران بھی۔ اُدھر عراق میں اب تک قتل و غارت گری جاری ہے۔ فلسطین اور لیبیا میں بھی یہی خونی کھیل کھیلا گیا۔ اور اب پاکستان میں بھی ایسے ہی حالات پیدا کرنے کی مذموم کوششیں جاری ہیں۔

شام میں سیدنا خالد بن ولیدؓ اور سیدہ زینبؓ کے مزارات کی توہین کرنے والے وہی ہیں جنھوں نے عراق میں سیدنا حسین، امام ابوحنیفہ اور سیدنا عبدالقادر جیلانی کے مزارات کو مسمار کرنے کی کوشش کی۔ امریکہ اور اس کے اتحادی، مسلم ممالک میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکا کر مسلمانوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ افغانستان واحد ملک ہے جس نے ویتنام کے بعد امریکہ کو ہزیمت، ذلّت اور شکست سے دوچار کیا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ مردِ کہستانی اور بندۂ صحرائی اپنے اللہ کے ساتھ مخلص ہے اور اسلام کے علاوہ کسی کی حکمرانی نہیں چاہتا۔ مسلم ممالک کی حالتِ زار باعث عبرت ہے۔ یہود و نصاریٰ کے سیاسی نظام کو قبول کرنے کے باوجود وہ مسلمانوں کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے۔ مسلم حکمران کفر کے نظامِ طاغوت سے بغاوت کر کے اللہ کے عطا کیے ہوئے دینِ اسلام کے نظام کو نافذ کر دیں تو ظلم کی رات ختم ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

☆......☆......☆